8 نومبر 2001ء بروز جمعرات

ایک شاہد آیا ہمارے

بسم اللہ

المَوعُود

محترم غفار صاحب! اگر آپ نے درست کہا ہے کہ حل آپ کے نقطۂ نظر کے عین مطابق یہ بات فی الواقعہ سچ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بسلسلہ ذکر مصلح موعود کا مصداق بالخصوص اپنے مسلمانوں اور عموماً عام کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی المصلح الموعود ہیں تھے تو پھر اس سلسلہ میں آپ کی تقریر (الفضل مورخہ 8 دسمبر 1944) جس میں تفصیلاً بیان و تبدیلی [illegible] کے ساتھ ایک امر کا اظہار اور اقرار موجود ہے کہ وہ میں ہی ہوں جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے (20 فروری 1886ء کو بذریعہ اشتہار) پیشگوئی فرمائی [illegible] کا مطلب (بقا ایمان موجود رہتا ہے) اجتہادی غلطی کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہو گا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک دعویٰ کی بابت (بشارت [illegible] گو عملاً) [illegible] جس میں اپنے

خلاف FIR کاٹ دی گئی۔ جیسا آپ نے "الموعود"
نام رکھا۔ اس لکھوی کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ دانستہ یا نادانستہ
طور پر اللہ کا کھیل کھیلا کر اہل جماعت کے مذہبی اعتقادات کو دبا دیا
گیا۔ اور انہیں مشتعل اور گمراہ کیا گیا۔ اور ہماری جماعتی تاریخ
میں ایک مذہبی سلطنت کو لگ سکھی دینے کیلئے اللہ کے نام کو
بے دریغ استعمال کیا گیا۔

(۲) میں ان تمام سالوں میں انتظار کے ساتھ ایک نور سے
رخ کی طرف آتا رہا ہوں۔ اور دعا یہ کی کہ اگر وقت کے بیچ دھارے
میں کسی وقت یہ سچ ابھر کر سامنے آتا ہے تو میں گزارش ایسے کسی
بھی داعی کو جو یہ دعویٰ کرے کہ میں مثیل موعود ہوں تو میری اس
پر واجب ہے کہ وہ کم از کم "الموعود" کی ان ساری مسلسل غلطیوں کو
(جو 52 کے قریب بتائی جاتی ہیں) غلط قرار دے کر اپنا سچا
ہونا ثابت کرے۔ اور ایسی نشانی پیش کرے کہ جس کے بالمقابل "الموعود"
کا دعویٰ پھیکا پڑ جائے۔ بڑے زور اور جملوں سے نہیں بلکہ اس
کی سچائی کو ثابت کرے۔ اور یہ حقیقت بھی مد نظر رہنی چاہئے
کہ مثیل موعود کا مقام خلیفۃ المسیح سے بھی بالا دکھائی دیتا ہے۔!

TARIQ BALUCH
IM BRAUEREIVIERTEL 28
24118 KIEL (GERMANY)

(الموعود :- زیر بسط لع 29 اکتوبر تا 7 نومبر 2001)

۸نومبر ۲۰۰۱ء بروز جمعرات

ایک تأثر ایک رائے

بسلسلہ

اَلموعود

محترمی غفار صاحب! اگر آنے والے کسی کل آپ کے نقطہ نظر کے عین مطابق یہ بات فی الواقعی سچی ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بسلسلہ زکی غلام کا مصداق یا مثیل اپنے اعلان اور دعویٰ عام کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ ''اَلمصلح موعود'' نہیں تھے تو اِس سلسلہ میں آپ ؓ کی تقریر (فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء) جس میں تفصیلاً بلکہ وکیلانہ موشگافیوں کے ساتھ اِس اَمر کا اِظہار اور اِقرار موجود ہے کہ وہ میں ہی ہوں جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے (۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بذریعہ اشتہار) پیشگوئی فرمائی تھی۔ تو اِس کا دوسرا مطلب (جس کا اِمکان موجود رہتا ہے) اِجتہادی غلطی کیساتھ ساتھ یہ بھی ہوگا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے اِس دعویٰ کی بابت (بظاہر حق میں مگر عملاً) اپنی زندگی ہی میں اپنے خلاف F.I.R کاٹ دی تھی۔ جس کا آپؓ نے ''اَلموعود'' نام رکھا۔ اِس تصویر کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہوگا کہ دانستہ یا نادانستہ طور پر اللہ کی قسمیں کھا کر اہل جماعت کے مذہبی اِعتقادات کو خریدا گیا۔ اور اُنہیں ورغلایا اور گمراہ کیا گیا۔ اور ہماری جماعتی تاریخ میں اپنی مذہبی سلطنت کو توسیع دینے کیلئے اللہ کے نام کو بے دریغ استعمال کیا گیا۔

(۲) علی الرغم اِس ساری صورت حال کے میں ایک دوسرے رخ کی طرف آتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اگر وقت کے بہتے دھارے میں کسی وقت یہ سچ ابھر کر سامنے آتا ہے تو پھر لازماً ایسے کسی بھی داعی کو جو یہ دعویٰ کرے کہ میں مثیل موعود ہوں تو پھر یہ اِس پر واجب ہے کہ وہ کم از کم ''الموعود'' کی اِن ساری علامتوں کو (جو ۵۲ کے قریب بتائی جاتی ہیں) مِن اوّلِ اِلیٰ آخرہ اپنا مصداق ہونا ثابت کرے۔ اور اِس رنگ میں کرے کہ اِسکے بالمقابل ''اَلموعود'' کا مقدمہ پھیکا پڑ جائے۔ بڑے زور آور حملوں سے خدا اُس کی سچائی کو ثابت کرے۔ اور یہ حقیقت بھی مدنظر رہنی چاہیے کہ متذکرہ موعود کا مقام خلیفۃ المسیح سے بھی بالا دکھائی دیتا ہے۔!

طارق بلوچ

دستخط+مہر

(''اَلموعود''۔ زیر مطالعہ ۲۹ اکتوبر تا ۷ نومبر ۲۰۰۱)

اَلموعود

(Click Here!!)